نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول ؏ | قیمت سالیانہ معہ محصول للعہ

نمبر ۳۳ جلد ۴ | لودیانہ ۱۷ اگست ١٨٧٦ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

نئی کتابیں

جو قصص رنگین و حکایات اگرچہ سے ممّو ہیں

قیمت جنکی خریدار کے لئے یہ تک بلا محصول اور زیادہ یہ سے معہ محصول ہے جن جن صاحبوں کو خرید کتب مذکور کا منظور ہو زر قیمت بھیج کر صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے منگا لیں*

نام کتاب	تعداد صفحہ	قیمت
مطلع نور	۱۳۴	۴ر
ہدایت الدنیا	۱۲۷	۴ر
کلیوں و میا کا قصہ	۱۰۵	۴ر
دلچسپ کہانیاں	۳۵	[illegible]
لالا کعانی	۲۴	[illegible]
سلاطین کی حکایت	۳۰	[illegible]
ملکہ کی حکایت	۳۰	[illegible]
شہزادہ کی حکایت	۳۳	[illegible]
بکرے لڑکے کی حکایت	۱۵	[illegible]
مرغی اور اُسکے بچوں کی حکایت	۲۰	[illegible]
لنگ بچوں کی حکایت	۲۸	[illegible]
جنم گنتی	۲۰	[illegible]
کاذبوں کا قصہ	۱۵	[illegible]

غزل ×

آدمی گر میرے احوال بدی کو جانتا — تنگ و عار خلق اور وہ فقر اُس کو جانتا

پر تعجب ہے مجھے تیرے کرم پر یا کریم — پاک ہے تو اور میری ہر اک بد کو جانتا

ہے یہ بھی ہوا نہیں کہ مجھے الطاف سے — ہے جو میری احتیاج لابدی کو جانتا

ہوکے مشکل تیری پروردگاری پر خدا — کاش میں تیری رضائے ایزدی کو جانتا

تو نے ہی مشکل میں ڈالا ہے تو ہی آسان کر — تو بخوبی ہے میری درماندگی کو جانتا

ایک رخ و مصاف - یہ کے توجہ گرمی — ہے تو تیرے استبالے زندگی کو جانتا

چھوڑ رت اُسکا گل اور دانگیں تیرو — ہے وہ جو تیرے لئے راہ مخلصی کو جانتا

یاد رکھ اُسکو کہ تیری ابسریا ہے نظر — ہے وہ تیرے امتحان و ابتری کو جانتا

کر مجھے آتا و توفیق گنہ سے یا مسیح — ہوں میں تیرے مقصد جنسبتی کو جانتا

نور افشان

ہندوستانی عورتوں کا نارمل سکول جو کلکتہ میں ہے اور بعد وانڈین رفارم ایسوسی ایشن جاری ہوا اس سکول تقسیم انعام کا سالانہ جلسہ تاریخ ۲۲ ماہ گذشتہ کو منعقد ہوا اس جلسہ میں جناب سر رچرڈ ٹمپل صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر بنگال صدر نشین ہوئے اور جناب معزی الیہ نے دست مبارک سے عورتوں کو انعام تقسیم فرمایا حضور ممدوح نے فرمایا کہ ہمکو اس سکول میں عورتوں کی ترقی کرنیکا کامل اطمینان ہے اور اس قسم کا صرف یہی ایک مدرسہ ہے جہاں کہ بالغ مستورات کی بایں غرض تعلیم ہوتی ہے کہ تعلیم نسوان میں وہ باعث ترقی ہوں*

اگر یہ مدرسہ نہ ہوتا تو کارپردازان ایسوسی ایشن کو تعلیم نسوان میں دقت پڑتی اگرچہ یہ مدرسہ برہمو سماج سے متعلق ہے لیکن اسمیں مختلف اقوام و مذاہب کی عورتیں عموماً داخل ہوتی ہیں اور ان لوگوں سے جو بخلوص نیت ہندوستان کی عورتوں میں علوم مفیدہ کی تعلیم کا رواج دیا چاہتے ہیں یہ مدرسہ مدد پانیکا

کا مستحق ہو ... پرنسپل صاحب بہادر نے اس ایسوسی
ایشن کی ... غرض کو کہ عورتوں میں تعلیم کا زیادہ رواج ہو۔
صدق دل سے پسند فرمایا +

—— مملکت ایران کے جنوب میں انگریز تجارت کرتے ہیں اور ایران کے شمال میں روس کا بڑا غلبہ ہے یعنے یہاں کا شمالی صوبہ جو بحر کسپین پر واقع ہے روس کے ماتحت ہے اور اکثر روسی کارخانے وہاں جاری ہیں۔ پٹرولیم جو ایک قسم کی دہات ہے وہاں بکثرت جمع ہوتی ہے اور جہازوں پر غیر ملکوں کو بھیجی جاتی ہے اور مملکت ایران کی حالت تباہ بتلاتے ہیں۔ مسٹر ای ارنلڈ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایران سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر کسی طرف کو جاکر دیکھے تو اُسکے تمام گاؤں فارس کے ویران نظر آئیں گے۔ اگرچہ چاندی پیتل کوئلے کی کان اُس ملک میں بکثرت ہیں مگر کوئی اُنکو نکالتا نہیں۔ مسٹر چرچل صاحب جو سرکار انگریزی کی طرف سے مقام رشت میں کانسل مقرر ہیں لارڈ ڈربی صاحب وزیر انگلستان کو اطلاع دیتے ہیں کہ ایران میں پہلے ریشم بہت پیدا ہوتا تھا اب پیداوار اُسکی کم ہو گئی یہانتک کہ بجائے ۷ لاکھ پونڈ کی آمد کے ایک لاکھ ۴ ہزار پونڈ کی آمد رہ گئی۔ بوشہر سے ۵۰ پچاس کوس کے فاصلہ پر دہات بکثرت ہوتی ہے لیکن کوئی نکالنا نہیں چاہتا۔ غرض ایران میں عوض ترقی کے تنزل ہو رہا ہے یہاں روس کے شمالی صوبہ میں ترقی ہے۔ بحر کسپین سے طہران دارالخلافہ ایران تک روسی اشرفی کی نہایت درجہ قدر ہے خلیج فارس کے کنارے پر روپیہ کا رواج ہے۔ روسیوں کا اسقدر زور ہے کہ بحر کسپین کے قریب اکثر مقامات پر اُنہوں نے اپنے قلعجات بنا لئے ہیں طہران میں بھی روسیوں کا بہت کچھ غلبہ ہے دور اندیش لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایران میں کوئی ملکی واقعہ پیش آیا تو روس بہت جلد قبضہ کر لیگا یعنے بصورت زوال سلطنت ایران کے صوبجات گیلان۔ مازندران۔ استرآباد۔ تو ضرور روس کے قبضہ میں آجائیں گے +

—— سن الاخبار میں بحوالہ مدراس میل تحریر ہے کہ ہندوستان کے تمام ملازمان سول و ملیٹری کی تنخواہ میں سالانہ ۱۴ کروڑ روپیہ خرچ ہوتا ہے جسمیں سے دو کروڑ پنشنوں میں (جسکا زیادہ حصہ انگلستان میں ہے) اور باقی ۱۲ کروڑ ملازمان کی تنخواہ میں جو نوکری کرتے ہیں صرف ہوتا ہے جسمیں ولایتی لشکر و فیل کی تنخواہ شامل نہیں ہے۔ گورنر جنرل ہندوستان کی تنخواہ ۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ ہے اور وزیر مملکت ہند کی تنخواہ ۵۰ ہزار روپیہ سال اور شاہ اودہ کا وظیفہ ۱۲ لاکھ روپیہ سالانہ ہے +

—— چند اخبارات انگریزی میں یہ نظر سے گذرا کہ فوج مصر کو جنگ ابیسینا میں شکست فاش ہوئی اور جنگ مذکور میں بندرہ افسر فوج مصر کو جو جنگ سے بھاگ گئے تھے خدیو مصر نے گولی سے مروا ڈالا۔ اب بادشاہ ابیسینا نے خدیو مصر کو لکھا ہے کہ شہر ماسوا کو ہمارے تحویل میں کر دو اور جو نقصان ہمارا اس جنگ میں ہوا ہے وہ بھی ادا کرو۔ دیکھئے خدیو مصر اس تحریر پر عمل کرتے ہیں یا دوبارہ لڑائی شروع کرتے ہیں بہرحال اب خدیو مصر کو نہایت مشکل پڑی ہوئی ہے کہ اُدھر والے روم خدیو مذکور کو دباتا ہے اور کہتا ہے کہ سوائے اُس فوج کے جو تم روانہ کر چکے ہو اور بھی فوج بھیجدو ادھر بادشاہ ابیسینا نے نقصان جنگ اور شہر ماسوا کو مانگا ہے غرض ہر طرح سے خدیو مصر کو مشکل ہے +

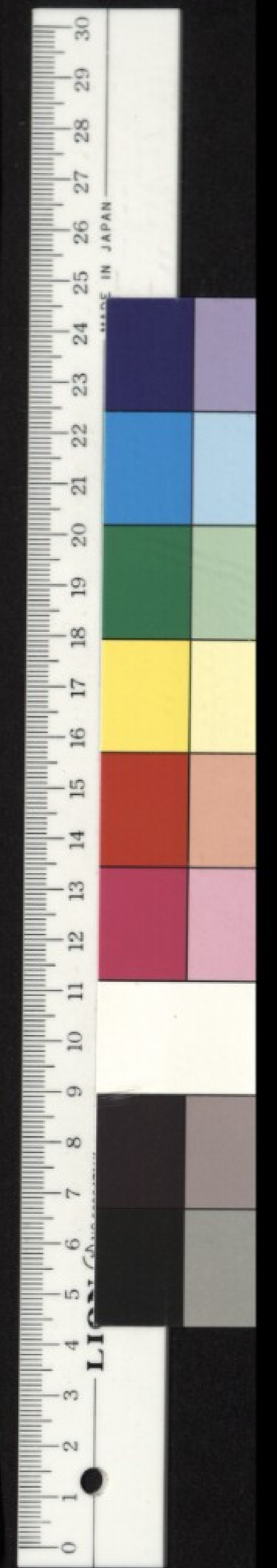
—— اجکل بہت سے اخبار بیان کرتے ہیں کہ ترک عیسائیوں پر ظلم نہیں کرتے یہ محض غلط ہے جو کچھ ترکوں نے عیسائیوں پر ظلم کیا وہ ہم ہفتہ گذشتہ میں لکھ چکے ہیں ایک نئے ظلم صاحب اخبار سفیر مدراس بحوالہ ہرپی نامی اخبار تحریر فرماتے ہیں کہ ایم ویٹال قوم عیسوی کو مقام ٹیفلس میں دو ترکوں نے مار ڈالا اور جسکے مقتول کا ایک دوست وہاں حاکم سے مستغاثی ہوا تو حاکم نے اُسیکو قید کر دیا جسکو سفیر اٹلی نے نہایت سعی و کوشش سے چھڑایا +

اب بتلاؤ یہ ظلم ہے یا کچھ اور۔ افسوس بعض ہمارے ہمعصر صاحب تعصب کی راہ سے ترکوں کے ظلم کو چھپاتے ہیں اگر کوئی لکھتا ہے تو اُسکی تردید کرتے ہیں +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

میرٹھ کا غدر اور اُسکی مختصر کیفیت

ہمارے دونوں مسافر جنکے دلوں میں گویا ایک عالم کا غم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا بڑی رات تک جاگتے رہے غدر کا قصہ کہانی کئے گئے اور اُسکے دلسوز افسانوں میں کہیں بڑی فجر بستر پر لیٹے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اُنکی آنکھیں بھی کچھ لگی تھیں یا نہیں مگر فجر سار معمولی وقت پر جھٹ پٹ اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُٹھتے ہی پھر اُسی خیال اور اُسی مقال میں مشغول ہو گئے جس میں وہ لیٹے تھے سے چو میر دمبتلا میر د چو خیز د مبتلا خیزد سو اب باتیں تو چپکے چپکے آپس ہی کرتے ہیں اور کان چاروں طرف لگے ہوئے ہیں تاکہ اور لوگوں کی گفتگو میں بھی اسبارہ میں سنیں اور اُسمیں کچھ نتیجہ نکالیں مگر مارے خوف کے کسیکے پاس جا نہیں سکتے اب اس فکر میں ہیں کہ کیا کریں کدھر جائیں کس سے پوچھیں اور کسکو سنائیں۔ آخر وہ سید ساد سے مسافر دونکو جو غالباً گوئی دہقانی ہونگے ایک جگہ حقہ پیتے دیکھ کر اُنہیں کے پاس جا بیٹھے اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے حقے کے شریک بنے بات میں بات ملا کر ابھی اپنے مطلب کی کہا چاہتے تھے کہ یکایکی ایک اور مسافر گرتا پڑتا بیلچے جوتا تھا ہوا لب خشک اور چہرہ گرد و غبار سے بھرا ہوا سا ادھر آوارد ہوا اور سیدھا اُنہیں کیطرف کو جھکا خدا جانے سفر کی ماندگی کے سبب یا اُس ہولناک پیغام کی تاثیر کے باعث جسکو وہ لئے آرہا تھا ایسا کچھ جو اس باختہ معلوم دیا کہ وزیر علی کے سامنے کھڑا ہو کر خاص اُسی سے پوچھتا ہے کیوں صاحب آپنے آج کل ایک شخص متوطن دہلی اور وزیر علی نام کو اس سرا میں دیکھا ہے۔ وزیر علی نے جواب دیا کہ دہلی کے رہنیوالا اور وزیر علی نام تو



میں بھی ہوں۔ یوں اپنے مطلب کی آواز پہچانی تو مسافر نے کانوں کی آواز سے اپنی آنکھوں کی غلطی جھٹ معلوم کر لی اور بیتابی کے عالم میں ہاتھ بڑھا کر اُسکے گلے سے ایسا چمٹا کہ طرفین کی آنکھیں بھر آئیں آخر وہاں بیٹھنا مناسب نہ سمجھکر بھٹیارن کے یہاں اُنکو چارپائی پر لا بٹھایا اور حقہ بھروا کر سامنے رکھوا دیا تھوڑی دیر کے بعد ادھر اُدھر ذکر کر وزیر علی نے پوچھا کہو بھائی کیا خبر ہے مسافر نے جواب دیا اب اور خبر کیا پوچھتے ہو جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ اتوار کے روز شام کیوقت تلنگونکا لشکر یک لخت اُٹھ کھڑا ہوا اپنے اپنے ہتھیار اُٹھا کر جہانتک ہو سکا فرنگیوں کی قتل عام میں لگ گیا جس جگہہ پایا جو نام اور صورت کا فرنگی تھا معہ زن و بچہ بیدریغ تہ تیغ کیا جو گرجا گھر میں نماز پڑھتے تھے یا سڑکوں اور بازاروں میں پڑے پھرتے تھے یا اپنے اپنے بنگلوں میں ہوتے بیخبر بیٹھے تھے سب کا کام گولیوں سے تلواروں سے برچھیوں سے تیروں سے اور نیزوں سے تمام کیا اور اس کام میں کسی ہتھیار حتی کہ لاٹھی تک کو بھی بیکار نہیں رہنے دیا بیگم سمرو کا پل تو نے دیکھا ہوگا وہاں پر گوروں کی کچھ فوج لیس ہو کر اس نیت سے جم گئی تھی کہ ہم لوگوں کو صدر بازار کے لوٹنے سے باز رکھے مگر ہم نے وہاں کا قصد تک بھی نہیں کیا اور نہ ایسا کرنیکا ارادہ تھا آپ تو جانتے ہیں کہ صدر والوں سے ہماری کچھ عداوت نہ تھی اور اگر اچانک کسی ایک آدھ سے ہوتی بھی تو تو بھی ہم اُدھر کا رخ نہ کرتے کیونکہ باشندے وہاں کے پہلے ہی ہمارے مددو معاون ہو گئے تھے اور نیز چلتے وقت بہتوں نے ہمارا ساتھ دیا تھا سمرو بیگم کے گرجا پر کا البتہ ضرور قصد کیا تھا اور ارادہ تھا کہ ولیسی بدمذہبوں کو جو روٹی کے پیچھے کرستان ہوگئے ہیں اور اب اپنی نماز کے لئے سب وہاں اکٹھے ہونگے ضرور چلکر آڑے ہاتھوں سے لیں مگر افسوس کہ ہم اپنا ارادہ بر کامیاب نہ ہو سکے کیا جانیں اُن لوگوں کو آگے سے ہی خبر ہو گئی یا کہیں سے اُنکو الہام ہو گیا یا کوئی فرشتہ کان میں کہ گیا کہ نماز چھوڑ چھاڑ اپنا آپ سنبھال ہمارے پہنچنے کے پہلے ہی رفوچکر ہوئے ہم ہاتھ پر ہاتھ ملتے ہی رہگئے اور سچ کہتا ہوں کہ اُن کافروں کے بچ رہنیکا ارمان جی کا جی ہی میں رہا کاش اگر ہمکو پورا قابو ملجاتا تو ضرور اُنکی کٹھالی کی کٹھالی ہی گلا دیتے بڑا افسوس یہہ ہے کہ اُنکا بڑا امیر پادری وہی بکا کافر مڈلینڈ صاحب جس کو تمنے بھی کئی دفعہ بازار میں لوگوں کو بہکاتے سنا ہوگا صاف بچ گیا اور اُنکی بیوی اور بچوں کو لیکر معلوم نہیں کدھر غائب ہو گیا ضرور اُسکو زمین نے کہیں راہ دیدی ہوگی ورنہ واصل بجہنم ہوئے بغیر نہ بچتا غضب یہہ ہے کہ لمب صاحب جو شیطان کیطرح مشہور تھا اور جسنے میرٹھ کے سارے مہتروں کو بپتسمہ دیکے فرنگیوں کے یہاں نوکر رکھوا دیا تھا وہ بھی تو ہمارے ہاتھ نہ آیا ہمنے اپنی طرف سے بہت ڈھونڈا بہت تلاش کیا مگر موذی کا کچھ پتہ نہ لگا ورنہ ایک ہاتھ سے اُسکو بھی ضرور ٹھکانے لگایا جاتا خیر اتنا ہی سہی کہ جو کچھ مال و متاع اُنکے یہاں سے ملا وہی غنیمت سمجھا گیا اور آتے ہوئے اُنکے بنگلوں کو آگ دے آئے البتہ ایک بے ایمان بچہ شیطان نجار زمینی و بندہ آسمانی جسکا نام یوسف تھا اور بازار میں اکثر پیر پادریوں کے ساتھ آکر رات دن بک بک کیا کرتا تھا وہ ہمارے ہاتھ لگ گیا ابھی اُنکی تھوڑی ہی گت ہوئی تھی کہ بھائی غیاث الدین نے کہا اے شیطان الرجیم اپنی سلامتی چاہتا ہو تو اب بھی مسلمان ہو جا اور نبی کا کلمہ پڑھ کے فرقۂ عالیہ اسلام میں داخل ہو مگر اُس کٹے کافر نے منہ سے کچھ نہ کہا اور صرف سر ہلا کے ذرا سی اشارہ کر دیا کہ نہیں پڑھونگا بیدین کے مقدر دوزخ تو تھا ہی آخر ہمنے خوب بچھاڑ پچھوڑ ادھ موا کر کے جمعدار خوشحال سنگھ کی سفارش پر چھوڑ دیا یقین تو نہیں کہ بچ رہا ہوگا اور اگر بچ بھی گیا تو یقین جاننا کہ چھ مہینے تک چارپائی کا ساتھ نہیں چھوڑیگا بھائی میں اُس رات کی کیفیت کیا بیان کروں وہ رات غازیونکے نعروں کی گونج اور جلتے ہوئے بنگلوں کی روشنی سے بیشک شب برات کا نمونہ تھی۔ فرنگیوں اور میموں کی حالت قابل دید تھی بھاگتے تو کو راہ نہیں ملتی تھی ڈرے ہوئے بھیڑوں کے گلہ کیطرح ادھر اُدھر بھٹکے پھرتے تھے اور سہم کے مارے بن آئی موت آپ ہی مرے جاتے تھے ✦ باقی آئندہ

عیسیٰ آنیوالا ہے

میں پھر آؤنگا اور تمکو اپنے ساتھ لونگا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ یوحنا ۱۴ باب ۳ ✦

جو رسومات مسیحی دین سے علاقہ رکھتی ہیں وہ بیش قدر ہیں مسیح کا کلام بھی بیش قدر ہے لیکن خود مسیح کے مقابلہ میں ہیچ ہے جسکو ہم پیار کرتے ہیں وہ خود مسیح ہے اور جسقدر ہماری عمر بڑھتی ہے اُسی قدر ہماری آرزوئیں مسیح کے لئے بڑھتی جاتی ہیں جو آسمان پر مسیح نہ ہو تو وہ جگہہ ہمارے لئے خاطر پسند نہو اور زمین پر جسکے ہم آرزومند ہیں سو مسیح ہے اگر مسیح کے ساتھ ہونیکی انتظاری نہ ہو تو موت کی بابت سوچنا کیا ہی دلگیری ہوتی مسیح کا آنا ہماری اُمید کی غرض ہے ایکبار اُسنے پست حالی میں آکے ہمارے لئے دُکھ اُٹھانے اور مرجانے میں اپنا پیار دکھایا دوسری بار اپنے جلال میں آئیگا تب ہمکو اپنی مانند کر کے ہمکو اپنی حضوری سے خوش کرنے میں اپنی محبت دکھلائیگا ابھی وہ خدا کے حضور ہمارے لئے حاضر رہتا ہے اور جلد آئیگا اور ہمیں اپنے پاس لیگا اُسنے صرف تھوڑے عرصہ کیلئے اس دنیا کو چھوڑا ہے اور اب ہم اُسکی انتظاری میں ہیں کہ آسمان پر سے اُتریگا اور ہمکو غضب سے چھوڑا کے ابدی جلال میں داخل کریگا فقط مسیح اور اُسکی حضوری ہمارے ساتھ ہماری جانوں کی آرزو کو رفع کریگی چونکہ جب اُسنے کہا کہ میں یقیناً جلد آتا ہوں لہذا ہم اُسکے ظہور کے منتظر ہیں اور آرزومند ہو کے پکارتے ہیں کہ ہاں اے خداوند عیسیٰ آ تمام خلقت کیلئے وہ دن جب مسیح آئیگا کیا ہی مبارک دن ہوگا کیونکہ تب اُسکی جنھیں بارنیکے ایام ختم ہونگے اور اُسکے

پیر میں یا کبھی نہ آئیگی اور اگر خاتمت کے لئے یسی خوشی باقی ہی تو کلیسیا کے لئے جو مسیح کا بدن ہو کتنا زیادہ ہوگا اسواسطے تم اپنے فہم کی کمر باندھکے ہوشیاری سے اُس فضل کی کامل اُمید رکھو جو عیسیٰ مسیح کے ظاہر ہوتے وقت تمپر نازل ہوگا +

اب اے بچو تو اُس میں رہو تاکہ جب وہ ظاہر ہو تو ہم بے پروا ہوں اور اُسکے آنے وقت اُسکے آگے شرمندہ نہوں - ا یوحنا ۲ باب ۲۸ +

فروتنی

مسیح پر توکل رکھنے اور ان فضلوں میں روز بروز کے بڑھنے کے ہوتے سے فروتنی کی کلی کھلتی ہی جو مسیحی لوگوں کو تمام فضایل کے پھولوں سے زیادہ تر خوشبودار اور خوب صورت دکھلائی دیتی ہی اور یسوعیوں کے سر پر تاج کی طرح زیبا معلوم ہوتی ہی اِس کا حصول بدون کمال خاصیات مسیحی کے نہیں ہوتا برعکس اسکے تکبر مسیحیوں کے لئے بدنما ہی اب ہم اسکے معنے بیان کرتے ہیں جس سے تم معلوم کر سکو کہ کس جہت سے اپنے آپ کو اوروں سے حقیر سمجھنا چاہیے اور وہ یہہ ہی کہ جس قدر تم مسیح کی طبیعت میں ترقی حاصل کروگے اُسی قدر اپنے تکبر میں تنزل پاؤگے البتہ یہہ نہیں خیال کر سکوگے کہ تم اوروں کیطرح گناہ میں پابند رہتے ہو یا مسیح کے فضل کا انکار کرتے ہو یا تم میں توکل نہیں یا توبہ نہیں کی یا جن لوگوں نے توبہ نہیں کی اور گناہ میں رہتے ہیں اُنکو تایب اور پاک سمجھ لو اور اپنے آپ کو کمتر جانو کیونکہ ایسے خیال ہو نہیں سکتے اور نہ ہمارا یہہ مطلب ہی - بلکہ بعضے کہتے ہیں کہ ایسا اندھا ہونا انسان کے لئے ہرگز ممکن نہیں کیونکہ جب دوسروں کی پاکیزگی اور ایمان اور توبہ دیکھ سکتے ہیں اور اُسکا اقرار کرتے ہیں تو اپنی نیکیوں سے کس طرح ایسے اندھے ہو سکتے ہیں - یہہ تو ضرور عقل سے بعید ہی کہ کوئی شخص گناہ سے نفرت کرے اور پاکیزگی کو پیار کرے پھر بے دینوں اور بے ایمانوں سے اپنے آپ کو حقیر سمجھے - اگر یہہ مقدمہ اچھی طرح سمجھا جاوے تو یقین ہی کہ ہر ایک سچے دیندار کے دل میں اسکی راستی بخوبی متیقن ہو جائیگی - مثلاً اگر تم دینداری میں ترقی پیدا کروگے اور اپنے دل کی کدورت اور خرابیوں سے واقف ہو جاؤگے تو ضرور سمجھوگے کہ برخلاف روشنی طبعی اور فضل الٰہی کے تمنے گناہ کئے ہیں اور اگر تکبر اور خود پسندی اور غرور نے تمہیں اندھا نہ کیا ہوگا تو تم ترک فرایض اور غفلت اور دینداری کی سستی اپنے آپ میں بہت دیکھوگے اور اُن سب خرابیوں پر غم کھاتے ہوگے اور اپنا مزاج بھی ہر وقت ویسا نہیں پاتے ہوگے جیسا تمہیں مطلوب ہو اور خود جانوگے کہ جو فایدہ اور علم اور صحبت ہم کو ملا ہی اُسکے مطابق ہم نہیں چلتے جب تمنے دعا مانگی تو اُسکے جواب میں فضل پایا اور جب کلام کی تلاوت کی تو اُس سے تمکو تسلی حاصل ہوئی اور تجربہ میں بھی خدا کی رحمت اپنے آپ پر دیکھ لی اور ہر ایک صورت سے تمنے معلوم کیا کہ بہت ہی فضل تمپر کیا گیا ہی جس سے تمکو لازم تھا کہ اُسکے بدلہ میں اپنے ایمان اور محبت سے اطاعت کرتے اور پاکیزگی میں بڑھتے اور ہر ایک گناہ پر غالب آتے - لیکن ایسا نہیں ہوا اور اِسی سبب سے اپنے آپ کو سمجھتے ہوگے کہ اوروں سے بھی تم بدتر ہو جیسے فضل تمپر ہوئے اگر اِسی طرح اوروں پر رحمت کیجاتی تو وہ ضرور ایسے بیوفا نہ نکلتے - یہہ طبیعت دینداری میں ترقی پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہی اور اِسی سبب سے اوروں سے اپنے آپ کو حقیر سمجھنا سہل معلوم ہوتا ہی جب دیندار آدمی اپنے بیشمار خطاؤں پر افسوس کرتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہم سے زیادہ کوئی بھی خطاکار نہ ہوگا کیونکہ انسان جس قدر پاکیزگی میں ترقی کرتا ہی اُسی قدر اپنے عیبوں کو زیادہ معلوم کر سکتا ہی اور اُسی قدر افسوس بھی کرتا ہی - پس اِس سبب سے اوروں سے اپنے آپکو حقیر جاننا فروتنی کا کمال سمجھا ہی - سوائے اِسکے خداوند مسیح کا فرمان بھی ہی کہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھو پر ایسا کون سمجھتا ہی بلکہ اکثر آدمی فریسیوں کی طرح دوسروں کو حقیر جانتے ہیں اور اپنے آپکو بہتر سچے دیندار اکثر وقت اپنے دل میں یہہ خیال کرتے ہیں کہ اگر فضل ہمیں نہ روکتا تو ہم بھی اور گنہگاروں کی طرح سخت گناہوں میں گرفتار ہوتے جو لوگ اپنے آپکو راستباز سمجھتے ہیں اور اوروں کو بے دین اُن کی سمجھ میں یہہ بات ہرگز نہیں آتی - اگلے زمانے کے فریسیوں نے بھی یہہ بات نہیں سمجھی اور حکیموں کی نظر میں بھی یہہ امر نہایت حماقت اور بے ہمتی کا نشان ہی - پر سچے دیندار اپنے دل کو اِس گناہ سے بچاتے ہیں بلکہ ایسے خیال کو آنے سے آگے ہی روک دیتے ہیں اور خدا کا کلام جسمیں یہہ لکھا ہی کہ - وہ جو اپنے آپ کو بلند کرتا ہی پست کیا جائیگا اور وہ جو اپنے آپکو پست کرتا ہی بلند کیا جائیگا - اپنی نظر میں رکھکر ہمیشہ اپنے آپ کو اوروں سے پست جانتے ہیں + **رباعی** فروتنی ہی سے پاتا ہی ہر کوئی عزت + زمیں پہ آنے سے بادل کا نام ہی رحمت + جو پست ہی وہ بلندی کا رتبہ پاتا ہی + کہ آفتاب کو ہی پست ہونے سے رفعت +

منقولات

علوم و فنون مروجہ

ہماری دانست میں اُن خیالات کے نہ ہمارے بازر ہنا چاہیئے



کہ ہم اپنے ہموطنوں کی بہبودی کا تصور کرتے ہیں اگرچہ انکے دلوں پر موثر ہو یا نہ ہو عقل سلیم کے نزدیک ہرگز جائز نہ ہوگا یہہ خیال ہمکو مانع ہو سکتا ہے کہ ہم خود ابھی تک ان اقوال کے مصداق نہیں ہیں ہماری عقل اسبات کی مقتضی ہے کہ جن اعمال و افعال کے ذریعہ سے بہبودی اور ترقی ہماری قوم کی ہو سکتی ہو انکے طور و طریق خلوص نیت کے ساتھ ظاہر کریں اور تمام قوم اور اُسکے اکابرین کی توجہ اسپر مائل کریں سب سے پہلے اُن حضرات کی خدمت میں گذارش ہے جو تعصب کو اپنے اوپر غالب کئے ہوئے ہیں اور یہہ نہیں سمجھتے کہ اسی کمبخت نے ہمکو اس درجہ تک پہنچا دیا اور ہماری اولاد کو بہتری کی فکر سے قاصر رکھا کہ اب بھی اس بیجا فعل کو ترک کرکے حکمت و تدبیر کام میں لاویں اور اپنی اولاد کی بہبودی کی فکر کریں ہر شخص اس بات سے خوب واقف ہے کہ اہل ہند کی طبیعت ہمیشہ محنت سے بھاگتی ہے اور اگر کرتا بھی ہے تو کسی اشد ضرورت کے لئے اور جب محنت کی ضرورت پیش آجاتی ہے تو اُس کے لئے انسان صورت تلاش کرتا ہے پس معلوم ہوا کہ ان میں مادہ محنت سے معاش پیدا کرنیکا بخوبی ہے اور دماغی طاقتیں بھی انکی عمدہ ہیں اس صورت میں ضرور ہے کہ اس امر کے انجام کے لئے علم و ہنر سیکھنے کی حاجت ہو اسلئے کہ بغیر اُسکے کام نہیں چل سکتا اور آسان طریقہ سے تلاش معاش میں مدد نہیں مل سکتی مگر باوجود اسبات کے ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر لوگونکی توجہ اسبات کی نہیں ہوتی اور انکا دل محنت کرنیکی تکلیف قبول نہیں کرتا انکا کیا باعث ہے پس جب ہم اسبات پر غور کرتے ہیں تو ہمکو بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کی ضرورتیں روا ہوتی رہتی ہیں خواہ بری ہی طرح سے ہوں تو وہ محنت کرنیکی طرف توجہ کم کرتے ہیں اور کم ہمتی سے ترقی معاش میں کوشش نہیں کرتے پس لازم ہوا کہ جو لوگ قابل محنت ہوں انکی کبھی ایسی مدد نہ کیجاوے جس سے وہ بے محنت ریکر اپنی ترقی و بہبودی سے محروم رہجاویں اکثر لوگ اس قسم کے دیکھے جاتے ہیں کہ طاقتور بھی ہیں دل و دماغ بھی انکا درست ہے اگر وہ محنت کریں تو یقیناً اپنی معاش میں ترقی حاصل کر سکتے ہیں مگر وہ برعکس اسکے ایسے امور کیجانب توجہ کرتے ہیں جنمیں کچھ محنت نہ کرنا پڑے مثلاً کوئی قصائد و مدحیات سے اپنا حصول مطلب کرتا ہے کوئی پیر و عامل بنا ہوا ہے کوئی مسجد میں موذن و پیش امام بنا ہوا مفت کی روٹیاں کھاتا ہے کوئی مرثیہ خوانی میں کمال پیدا کرتا ہے علی ہذا القیاس ہندوؤں میں جوگی جوتشی بھاٹ پروہت بھنڈری جو محنت کرنے کے بالکل عادی نہیں ہیں اور بلا مشقت روزی چاہتے ہیں ایسے لوگوں کی اگر انکی خواہش کے مطابق مدد نہ کیجاوے تو ضرور انکو محنت کرنیکی حاجت پڑیگی اور جب محنت کرینگے تو ضرور علم و ہنر میں عمدہ عمدہ رتبے حاصل کرینگے - اسمیں کسیطرحکا شک نہیں کہ اہل ہند کی قوت دماغی بیشک عمدہ ہوتی ہے مگر اس زمانہ میں البتہ کمزور ہے اور اُسکی وجہ صرف بے توجہی ہے جب اسطرف خیال کرینگے اور روزی کا ملنا محنت اور توجہ پر موقوف ہوگا تو لامحالہ وہ قوت بھی حاصل کرینگے +

خداوند تعالیٰ نے ہر فرد بشر میں علی قدر مراتب استعداد عطا فرمائی ہے اگر وہ اپنی جہالت اور سستی سے اُسے استعمال نکرے تو یہہ قصور اُسکا ہے مختلف اقسام کے لوگوں پر خیال کیا جاوے کہ جنہوں نے حصول معاش کے لئے جودت طبع سے کیا کیا طرز بنائے ہیں کیسی کیسی ایجادیں اور طبع آزمائیاں کیں ہیں گو یہی کہ علمی و حکمی وسائل سے نہیں دبی جہالت و آرام طلبی کا پہلو لئے ہوئے تو کیا اس سے یہہ صاف ظاہر نہیں ہے کہ یہی طاقت اگر علم و حکمت کے وسائل میں صرف کرتے تو کیوں نہ ترقی حاصل کرتے ضرور حاصل کرتے اور رفتہ رفتہ ترقی پا جاتے - مگر یہہ امر قومی اتفاق و اعانت و امداد رئیسان و اکابران قوم پر موقوف ہے کہ سب یکدل ہو کر اپنی قوم کی اصلاح حال کے لئے کمر ہمت باندھیں اور جابجا جلسے اور سوسائٹیاں اس قسم کی قایم کریں کہ جنکی کارروائی سے وہ باتیں کم ہوں جنسے کہ جہالت اور محنتی اور کم توجہی سے پھیلی ہوئی ہے اور اصل مادہ تنزل کی طرف خیال کرکے ساری قوم کی قوم ملکر اُسکے دفع کی ہمت باندھے تو ضرور کامیابی حاصل ہوگی اور چند روز میں بڑا فرق ہو جاویگا - اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ آدمی خواب غفلت میں پڑا رہے اور اُن وسائل آرام طلبی سے رزق حاصل کرے بلکہ اب یہہ زمانہ ہے کہ جبتک خوب محنت و توجہ کرکے علوم و فنون مروجہ کو حاصل نکریگا اب تک ترقی و عزت و حرمت معلوم کوئی پوچھیگا بھی نہیں کہ تم کون ہو کہاں سے آئے کس کھیت کی مولی ہو غرضکہ جیسا زمانہ ہو ویسا رنگ اختیار کرنا چاہئے جیسا دیس ویسا بھیس اب وہ زمانہ تو باقی نہیں رہا کہ کسی حاکم یا رئیس کے یہاں ایک قصیدہ کہہ کے لے گئے اُنسے اسقدر صلہ حاصل کیا کہ برس دو برس اُسکے خرچ کو فراغت ہوگئی پھر جب ہو چلیگا تو دیکھا جائیگا - عربی و فارسی کی وہ قدر نہیں کہ علما و فضلا کے روزینہ و جاگیریں مقرر رہوں خوشنویسی کی قدر نہیں سوائے اسکے کہ چھاپخانہ میں کاپی لکھے علیٰ ہذا اور فنون قدیمہ کی بھی یہی کیفیت ہے پس عقل سلیم مقتضی اسی امر کی ہے کہ زمانہ کے ساتھ موافقت کیجائے اور ہر قوم اپنی اولاد کو تعلیم علوم و فنون جدیدہ میں کوشش کرے تاکہ لیاقت حاصل کرکے اپنے اعزاز قومی کو برقرار رکھے ورنہ یہہ افلاس کبھی رفع نہ ہوگا روز بروز تنزل زیادہ ہوتا جائیگا وما علینا الا البلاغ +

از شعلہ طور کانپور -

مراسلات

تلاش

اِدھر اُسکے کو بھولکہ کھٹکی اُدھر ماں کی جان کمبانی شروع کی ملی تو بہتر ورنہ وہ دھوم مچائی غل اوڑا یاکہ ہمسائے بھی بے

آرامی میں آئے مروارید انکھونسے بہلانے شروع کئے دیکھتے ہی ماں کا جی اچھلا دم کے دم میں ہاتھ پاؤں مار کھانا مہیا کر سامھنے لا دھرا لڑکا دیکھتے ہی غنچہ سے پھول بنا گویا اپنے بیش بہا مروارید (محبت کے آنسو) سے دلی خواہش خریدی کھانے کی اشیا اور انکے استعمال کیطرف نظر اٹھاؤ کہ ابتدا میں کون جانتا تھا کہ کیونکر استعمال میں لانا چاہئے شروع سے تو ایسا معلوم نہیں ہوتا بلکہ بعض ہمارے ہمخون ہم نسل بھائی آگ کا ابتک استعمال بھی نہیں جانتے پہننے کے رنگ ڈھنگ بھی کچھ نرالے تھے۔ لڑکے کا کھانا یا چیزونکا کام میں لانا کسی سبب پر موقوف ہے بلا سوچے سمجھے یہی جواب ہے کہ وہ تلاش ہی ہے جونٹی کو دیکھئے کیسی گری پہتی محنت و مشقت تلاش میں کھینچی نتیجہ نکلا تو یہہ نکلا کہ اُس تلاش کی محنت نے جاڑے بھر میں آسودہ کیا۔ مثل مشہور ہے کہ یورپ میں ایک کاریگر اپنے بچ کے لئے نہایت محنت و مشقت سے کام کر رہا کسی دوست نے ہنسی سے کہا کہ اتنی جان کھپانی کیا ضرور ہے اور کونسے ایسے بھاری انعام کی طمع ہے +

اُسنے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا کہ یہہ کرسی میں نے اپنے لئے بنائی ہے میں اسپر بیٹھ حکومت کرونگا خیال کرنا چاہئے کہ اُسکے دوستنے دل سے اسکی کیسی تضحیک اڑائی ہوگی خدا کی قدرت اور اُسکی محنت نے پندرہ برس کے گذرنے پر سچ ہی کر دکھایا۔ تواریخ کی سیر کرو ہند یونان یورپ کے عالمونکی سرگذشت پر دھیان دو کیسی خواہش و تلاش میں جان کھپائی مصیبت سہی دکھ درنج جھیلے تاہم تلاش سے منہہ نہ موڑے بلکہ اپنی تلاش و محنت کے سبب عالم تسخیر کیا سقراط گلیلیو کی تکلیفات پر خیال کرو اور اُنکی علت غائی پر دل لگاؤ کہ کسی سنجیدگی سے اپنے ہمجنسونکی بھلائی اور تلاش میں لگے رہے باغ میں جاؤ اُس بڑے متلاشی و دہیانی کی یاد کرو جسنے زمین پر سیب گرتے دیکھ وہ بھاری مسئلہ نکالا کہ دنیا بھر کے خیالات الٹ پلٹ کو صحیح کر دکھایا کہیں دو گھڑی برسات میں دریا کے ہر تماشا سے بھی اپنا من بہلاؤ دریا کی ٹھاٹھہ و موج دیکھ اُس عالی ہمت کی یاد کرو جسنے تلاش کے ذریعہ نئی دنیا نکالی کیا اُن اُستادونکا نمونہ تمہاری تلاش کا شوق بڑہانیکے لئے بس نہیں ہر ایک انسان کی رفتار پر غور کرو جس سے یہہ معلوم ہوا کہ وہ کسی بھاری فکر میں لگا ہوا ہے ادھر دوڑا اُدھر جھپٹا کہیں حاکم کہیں گدا کہیں کچھ کیا کہیں کچھ کیا الغرض اپنے خواہش کے پورا کرنے میں مصروف ہو لیکن بعض کا نام کال کا کہکر بس کر جاتے ہیں اس سستی کو دور کرو اب تورات کا اخیر دم آرہا نوکے سحر کی سے کے لئے لگر کسو کھانا دانا تیار کرو سو تلاش میں قدم دھرو خبردار سستی کو راہ مت دو ورنہ راہ میں پڑے رہو گے ہرگز ہرگز منزل مقصود پر نہ پہنچو گے بزرگ نیوٹن صاحب کے قول یاد رکھو علم ایک بڑا سمندر ہے میں اور سب دنیا کے عالم ابھی تک اُسکے کنارے تک ہیں چلتے پھرتے جاگتے سوتے انکھونسے اُس کتاب سے سبق پڑھ پڑھ یاد کرتے جاؤ جو خدا نے قدرتی حروف سے لکھی ہوئی ہے کند ذہنی کے خیال مت ٹھانو۔ بڑی عمر کے ہونے کا خیال ہی مت لاؤ اُن بڈہونکیطرف انکھہ اُٹھاؤ جو بڑی عمر میں عالم و فاضل ہوئے اُٹھو کس نیند میں سوتے ہو کچھہ روحانی چیزونکی تلاش کرو موت تو بس بہانہ ہی ڈھونڈھتی ہے کہ جب بس چلے اسے چٹ کر بیٹھوں + راقم کشن سنگھہ

اخبارات ملکی وولایتی

کابل امیر کابل فوج کی ترقی کرنے میں رات دن مصروف ہیں چنانچہ ایک لاکھ کی فوج مسلح آمادہ و تیار ہے تفصیل اُسکی یہہ ہے ٥ رجمنٹ پیدل۔ ٢٠ کمریان گولندازکے۔ ٣ رجمنٹ سواروں کے اور ہر ایک سپاہی کا درماہہ سات روپیہ ہوا ہے دیکھئے انجام اسکا کیونکر ہوتا ہے۔ اور شہر کابل میں جابجا یہہ افواہ ہے کہ خانخاناں خان جو نواب گورنر بہادر کے ایڈیکانگ ہیں بحکم نواب صاحب موصوف معہ خریطہ داخل کابل ہوکر امیر کابل سے ملاقات کی اور یہہ دو درخواست منجانب گورنمنٹ آف انڈیہ امیر کابل سے کی اول یہہ کہ دو انگریزی وکیل منجانب گورنمنٹ آف انڈیہ افغانستان میں رہنے کا حکم ہو۔ اور دوسرا ایک گورا ڈاکٹر مدام مقیم کابل رہیگا اور خود امیر بھی اُس ڈاکٹر سے علاج کر سکتے ہیں امیر کابل یہہ سنکر اپنے خاص مشیروں اور ملک عالم عربی سے تجویز کرکے دربارہ قبولیت ہر دو درخواست عدم رضامندی ظاہر کی +

جنگ سرویہ ٢٦ ویں جولائی کو فیمابین فوج ماںٹی نگرو اور مختار پاشا کے جنگ عظیم ہوا اور فوج پاشائے موصوف غنیم کی فوج کے درمیان میں ہوکر اُسی روز مقام بیلک کو پہنچ گئی جھلک ماںٹی نگرو سے یہہ خبر آئی کہ فوج ترک ٢٠ ویں جولائی کو مقام اِربِسر کے نزدیک لشکر ماںٹی نگرو پر حملہ ور ہوکے شکست فاش اٹھائی بہت سے علاوہ روم کے مارے گئے باقیماندہ بھاگ کر بیلک کو واپس آئے +

روم ٣۔ اگست کا تار برقی لندن سے خبر لایا کہ ترک آج کی لڑائی میں کامیاب ہوئے اور جو صندوق مقام لگرکس جی والٹر میں تھے اُنپر ترک قابض ہو گئے جو لڑائی ٢٣ جولائی کو اربٹ زاپر درمیان ایک حصہ فوج مختار پاشا اور ماںٹینگرو کے ہوئی تھی اُسمیں اپنی شکست پانے اور تین توپوں کے جانیکا ترک اقرار کرتے ہیں لیکن جو فوج ترکوں کی مقام نساپر تھی اُسنے بھی فتح حاصل کی اور اب آگے کو بڑھ رہی ہے سرویہ والے مقام بٹ زاکا محاصرہ کر رہے ہیں +

اسی تاریخ کا تار برقی بمبی سے خبر رساں ہے کہ سرویہ والے نہایت زور کے ساتھ ترکوں کو مقام نیسا سے آگے بڑھنے سے روک رہے ہیں سرویا والوں کے سرکاری مراسلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے بہت سے دیہات پر قبضہ کر لیا ہے اور بہتونکو تباہ کر ڈالا ہے +

کشمیر سری نگر میں ہیضہ نے جو دوبارہ قدم رکھا تھا اُسمیں ٤ جولائی سے ٢٥ جولائی تک ٤٩ آدمی مبتلا ہوئے جنمیں سے ٤٠ مر گئے +

تحائف گورنمنٹ ہند نے ہر ایک لوکل گورنمنٹ کی اطلاع کے لئے ایک سرکلر اس مضمون کا بھیجا ہے کہ ہندوستانی رئیسوں سے سوائے تحائف میوہ جات یا پھول یا اور ایسی چیزوں کے جو بیش قیمت نہ ہوں اور تحفے نہ لینے چاہئیں اور جہانتک ممکن ہو ممنوعات تحائف کے لینے سے پرہیز کیا جائے اور جو تحائف وقت انعقاد دربار گورنر جنرل یا لفٹنٹ گورنر یا چیف کمشنر یا ایجنٹ گورنر جنرل وغیرہ کے رئیسوں سے لئے جاتے ہیں جنکی عوض سرکاری خرچ سے تحائف رئیسوں کو دئے جاتے ہیں اور جنکے لینے سے انکار نہیں ہو سکتا وہ تحائف بعد لینے کے سرکار کے حوالہ ہوا کریں یہہ حکم تمام ملازمان ولیسی یورپین متعہد اور غیر متعہد سب پر برابر موثر ہوگا +

لارڈ نارتھ بروک صاحب جب ۱۸۷۴ء میں بمقام ڈھاکہ تشریف لے گئے تھے تو گولک پور متعلقہ میمن سنگھ کے زمیندار بابو ہرلیشچندر چودھری نے لاٹ صاحب سے یہہ اقرار کیا تھا کہ میں کچھ جایداد بطریق عطیہ دونگا تاکہ اُسکی آمدنی سے ایک اعلی درجہ کا فری اسکول میمن سنگھ میں جاری کیا جائے + اخبار ایسٹ کو معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ بابو صاحب ممدوح اپنے وعدہ کے ایفا کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں پس اس سبب سے وہاں فری اسکول کے جاری ہونیکی کوئی صورت نہیں ہے +

مصری سے جو خبریں وہاں کی آئیں ان کے سننے سے ہم نہایت متاسف ہیں کہتے ہیں کہ وہاں خراب قسم کا ہیضہ پھیل رہا ہے اور شاذ و نادر ہیضہ کرنیوالا آدمی جان بر ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں نے حفظ صحت کے لئے سخت احکام جاری فرمائے ہیں +

انڈین ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ تاریخ ۲۹ جولائی کو کلکتہ میں اس غرض سے منعقد ہوا کہ مختلف علوم و فنون کو رواج دیا جائے۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بنگالہ اس جلسہ میں صدر نشین تھے +

آگرہ کی عدالت سشن میں ۲۷ ماہ گذشتہ کو ایک شخص پیرو نامی پر چار جرم قایم کئے گئے۔ خاوند ہونا۔ جعلی سارٹیفکٹ پیش کرنا جعلی دستاویز کا استعمال کرنا۔ بحالت موجودگی زوجہ کے دوسری شادی کرنیکا اقدام کرنا۔ شہادت سے مدعا علیہ اُن جرموں کا مجرم پایا گیا اور جوری نے بھی اُسکو مجرم ٹھہرایا چنانچہ صاحب جج نے پانچ سال قید با مشقت کی سزا مجرم کے حق میں صادر فرمائی +

سفیر یارقند کپتان ملالی صاحب سابق جائنٹ کمشنر سرکار انگلشیہ متعینہ لداخ سفیر یارقند کے جبکہ وہ ہندوستان میں داخل ہوگا حاضری میں متعین کیا جاویگا۔ آخیر خبریں جو بابت اس سفیر کے موصول ہوئیں اُنسے معلوم ہوا کہ سفیر ممدوح ۵ جون کو مقام سوجن میں تھا +

بلغار قایم مقام ترنوہ نے تار برقی پر والی الطونہ کو اطلاع دی ہے کہ بلغار کے فساد میں جو سات شخص شریک تھے اور اُنہوں نے لوگوں کو آمادہ فساد کیا تھا اور پولیس کے آدمیوں کو قتل کیا تھا وہ گرفتار ہوکر پھانسی دئے گئے اور سعادتلو حقی پاشا و بیجو کو واسطے تحقیقات فساد کے گئے ہیں اور وہاں جو کمیٹی دس اشخاص کی مقرر ہوئی ہے اسکے میر مجلس بھی یہی پاشا ہونگے اور حضرت صدر اعظم نے ایک تحریر اہالیان بلغار کے مسلمین و غیر مسلمین سبکے نام اس مضمون سے روانہ کی ہے کہ تم لوگوں کو چاہئے کہ آپس میں الفت و محبت سے رہو ایک دوسرے پر تعدی مت کرو کہ اس میں تمکو اور تمہارے وطن کو مشکل ہے اور تم سب ابنائے وطن واحد ہو بس مناسب نہیں ہے کہ آپس میں فساد برپا کرو +

مصر وقایہ مصریہ راوی ہے کہ الحال جو فرمان علیشان سلطانی آستانہ عالیہ سے متضمن تفویض عہدۂ وزارت کے حضرت دولتلو محمد شریف پاشا کو تحت حکومت جناب خدیو مصر کے صادر ہوا اور پاشا موصوف کو خدیو مصر نے بموجب فرمان شریف کے اپنا وزیر مقرر فرمایا +

تار برقی آمدہ برلن سے یہہ مژدہ گوش زد ہوا کہ جناب ولیم شہنشاہ جرمن نے تمغہ گران کار دین درجہ اول کا جسپر تصویر سرخ نسر طائر کی ہے حضرت دولتلو حسن پاشا فرزند خدیو مصر فاتح حبش کو عطا کیا اور عہدہ ہ بکباشی اُنکو دیا ہے اور تعیناتی اُنکی خاص یادگار میں شہنشاہ موصوف کے کی گئی ہے حسن پاشا نے شکریہ اس عنایت شہنشاہ کی پرورش کا ادا کیا اور اب رخصت لیکر تاریخ ۶ جون کو واسطے سیر انگلستان کے گئے ہیں وہاں سے معاودت کر کے مصر میں آوینگے +

بارش بمبئی بمبئی میں تاریخ ۲۰ رجب ۱۲۹۳ ہ مطابق ۱۰ جولائی ۱۸۷۶ء روز سہ شنبہ کو دن کے پانچ بجے سے رات بھر اس زور و شور کا پانی موسلا دھار برابر ایک تار صبح تک برستا رہا کرنل بازار کی بڑی سڑک پر کمر کمر سے زیادہ پانی صبح کے نو دس بجے تک اور مارکیٹ کی مچھلی اور گوشت بازار اور کئی محلو نکی سڑکیں اور اس مہتمم کشف الاخبار کے مکان خاص کے دروازہ کی سڑک پر گھٹنے تک پانی دس بجے تک بھر رہا تھا قریب چہارم برسات کا حصہ پانی فقط ایک رات اور نو بجے صبح برسا ہوگا +

سفیران جرمن و فرانس سفیران مرقومہ بالا ترکی روم کے جاہلوں کے ہاتھ سے قتل ہونیکی کیفیت درج اخبار ہوئی ہے اخبار آور لینڈ میل میں نگارش ہے کہ اکنون شہنشاہان جرمن اور فرانس نے ایک خط اس معنے کا سلطان روم کے نزدیک روانہ کیا ہے کہ اگر آپ ہر دو سفیروں کے تلف ہونیکی باعث ۴۰ ہزار پونڈ مرحمت کریں تو مناسب ہوگا تا اُن سلطان سے ہر دو سفیروں کے اطفال کی تعلیم و تربیت ہو +

مفسدہ ۲۶ جولائی کو شملہ سے تار آیا کہ ۱۵ ماہ حال کو بشنگان قریہ پشک پل نے اُن لوگو پر حملہ کیا جو پانی کے انتظام کے واسطے مقرر تھے۔ اِن لوگوں میں بہت سے سقے تھے۔ اور اُنکے پاس خنجر تھے۔ اور اِن لوگوں کو دو سپاہیوں اور دو سواروں نے راستہ بتایا تھا۔ اور یہہ چار آدمی یعنے دو سپاہی اور دو سوار

قریب کوہاٹ کے دور دور سے بہشتیوں کو راہ بتاتے ہوئے جاتے تھے۔ ایک سپاہی گولی کھا کر مر گیا۔ اور دوسرا زخمی ہوا۔ بہشتی اور سوار بھاگ گئے اور بوستنگ ہی کے گانوں والے جنہوں نے حملہ کیا تھا۔ وہ اپنی پہاڑی میں چلے گئے۔ قلعہ میں جب بندوقوں کی آواز پہونچی تو وہ قلعے سے نکلکر بڑھے۔ اور حملہ کرنے والوں کے پاس قلعہ کے سپاہی پہنچ جاتے کیونکہ جس جگہہ پر اُن لوگوں نے حملہ کیا تھا اُسکا فاصلہ قلعہ سے صرف اٹھہ سو گز تھا مگر حملہ کرنے والے بھاگ گئے تھے۔ اور انکا پتہ نہیں ملتا تھا +

کابل اخبار انڈین پبلک اوپنین میں لکھا ہی کہ امیر صاحب والی کابل نے چند خچر بار برداری کے پشاور میں روانہ کئے ہیں مشہور ہی کہ امیر کابل نے سرکار انگریزی سے ۴ لاکھ روپیہ طلب کیا ہی اُسکے لیجانیکے واسطے یہہ خچر آئے ہیں یہہ بھی سنا گیا ہی کہ امیر صاحب نے الہ بخش تاجر سے کچھ اسباب خریدا ہی اُسکے منگانیکے لئے یہہ خچر بھیجے ہیں +

شملہ کی تار برقی خبر ہی کہ ۵ ماہ گذشتہ کو باشندگان ضلع بستی خیل ضلع کوہاٹ نے سقوں کی ایک جماعت پر جنکے ہمراہ دو سپاہی اور دو سوار تھے حملہ کیا اس حملہ میں ایک سپاہی جان سے مارا گیا اور ایک زخمی ہوا بہشتی لوگ معہ سواروں کے سو گز فاصلہ پر بستی خیل سے فرار ہو گئے +

فیض آباد میں ۵ اگست کو دو مرد ایک عورت قوم ہنود نے بعد تحقیقات کامل کے جناب پادری ایلوڈ صاحب کے ہاتھ سے اصطباغ پایا +

مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم بہت جلد قانونی کونسل میں ہونیوالی ہی اور یہہ مشورہ قانون اسباب میں پیش کیا جاویگا وہ ایک منضبط کرنیوالا قانون ہوگا نہ کہ کوئی ایسا قانون جسکے رو سے قانون مروجہ میں کوئی بڑی تبدیلی کیجاوے تاہم ہم یقین کرتے ہیں کہ یہہ ایک ایسا قانون ہوگا جس سے مسٹر ہاب ہوس صاحب کی وہ محنتیں جو انہوں نے ہندوستان میں کی ہیں نہایت عمدگی کے ساتھ خاتمہ کو پہونچینگی +

مالیر کوٹلہ ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب اپنی چٹھی ۱۵ اگست میں لکھتے ہیں کہ کل بتاریخ ۱۴ اگست ۱۸۷۹ء مسمی بیلو قوم جٹ جسنے بشراکت دو اور آدمیوں کے مسمی اودم نمبردار ضلع جھنگ دہ مسکن خود کو ماہ اگست ۱۸۷۸ء کو قتل کیا تھا چنانچہ مقدمہ حسب ضابطہ اجلاس سشن میں منتقل ہوا تھا اور بتاریخ ۲۴ جولائی ۱۸۷۹ء کو پیشگاہ کمشنر بہادر قسمت انبالہ سے سزائے پھانسی تجویز ہوئی اور کل بحکم نواب صاحب بہادر پھانسی دیا گیا +

لودیانہ

اس ہفتہ میں دو مرتبہ اوسط درجہ کی بارش ہوئی مگر زراعت کو کافی نہیں ہی بعض بعض جگہہ کی کھیتیاں پژمردہ ہوگئی ہیں اور اکثر جگہہ اچھی ہیں اسی وجہ سے کچھہ غلہ بھی گراں ہوگیا ہی +

فی الحال پہاڑ میں کثرت بارش ہوئی جسکے سبب سے دریائے ستلج اس ہفتہ میں بڑی طغیانی پر ہوگیا اور جمعہ کے روز وہ زور شور کیا کہ دریائے ستلج کے پل کو بہت صدمہ پہونچا یا پل کی دو کوٹھیاں ٹوٹ گئیں اور ایک دو اور بھی ٹوٹنے والی ہیں اُس روز تمام دن اور رات پنجاب کی ڈاک نہیں آئی اگلے روز شام کیوقت پہونچی پل کے ٹوٹنے سے مسافران ریل کو بہت تکلیف ہوئی ہی لیکن اب انتظام درپیش ہی اور جلد اُسکا انسداد ہو جاویگا +

سنا ہی کہ ہندو اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب و منیجر صاحب کے درمیان ۱۴ اگست کو کسی بات پر تکرار ہوگیا ہیڈ ماسٹر صاحب نے استعفا دیدیا بہت سے لڑکے اُنکے ہمراہ چلے گئے اور کچھہ اسکول میں رہگئے سنا جاتا ہی کہ ہیڈ ماسٹر صاحب ایک علیحدہ اسکول جاری کرینگے

اخبار آفتاب پنجاب لاہور میں کسی کارسپانڈنٹ نے لکھا ہی کہ لودیانہ میں اب کثرت سے چوریاں ہوتی ہیں سو یہہ محض غلط ہی ہاں البتہ تین چار جگہہ ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں ایسا واقع ہوا ہی مگر اسکو کثرت نہیں کہہ سکتے اکثر شہروں میں چوریاں ہوتی رہتی ہیں وہ کونسا شہر ہی کہ جہاں چوری نہیں ہوتی کارسپانڈنٹ کو لازم ہی کہ ذرا غور سے لکھا کرے +

رسید زر

مسٹر عبد اللہ صاحب ترجم اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انبالہ	[illegible]
بخشی رگھبیر دیال صاحب جالندھر	۱۰/
جناب پادری سی رینٹر صاحب کانگڑہ	لے
جناب پادری ڈی ہیرن صاحب دہرہ دون	[illegible]
جناب ڈاکٹر جے ہچسن صاحب چمبہ	[illegible]
جناب مس بلانڈ صاحبہ دہلی	[illegible]
جناب پادری گولک ناتھہ صاحب معرفت ماسٹر فتح الدین خان جالندھر	[illegible]
جناب پادری جے۔ ایس۔ وڈسائڈ صاحب بہادر دہرہ دون	لے
جناب پادری امام شاہ صاحب از پشاور	لے
صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ	[illegible]
پادری جان نیوٹن صاحب از اجمیر	[illegible]
منشی میر الدین صاحب معرفت پادری شرٹ صاحب از کراچی	[illegible]
منشی عبد الرحیم صاحب ایضاً	[illegible]
مسٹر جوزف کارٹر لکھنو	لے
محمد اسمعیل خان کلارک لودیانہ	[illegible]
لالہ نکسی رام صاحب تحصیلدار شرقپور ضلع لاہور	لے
بابو لال حسین شاہ صاحب کلارک بنوں	[illegible]
حسین میاں او جالنہ علاقہ نظام دکھن	[illegible]
منشی منور خان ٹیچی گسٹ ناڈگڑہ ضلع اجمیر	لے
مسٹر جان۔ ٹی کاشتکار مرزاپور ضلع سہارنپور	لے
صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع جالندھر	[illegible]
منشی چھبیلا لعل صاحب رجسٹرار فیض آباد	لے